چڑیا گھر کی بطخ

مصنّف : ہرنی گوپال سوامی شری نواسن

CHILDREN'S BOOK TRUST
NEW DELHI

چڑیا گھر کی بطخ
مصنّف : ہرنی گوپال سوامی شری نواسن
مصوّر : نیتا گنگوپادھیاے
مترجم : نجمہ نقوی
چلڈرن بک ٹرسٹ
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
بچوں کا اد

کسی زمانے کی بات ہے کہ ایک جھیل کے کنارے ہری بھری زرخیز زمین پر ایک بطخ رہتی تھی۔ سبھی چڑیوں اور جانوروں کے لیے وہاں کھانے پینے کی چیزیں مل جاتی تھیں اس لیے وہ سب وہاں بہت خوش تھے۔

ایک بار وہاں سوکھا پڑ گیا۔ پورے تین سال تک بارش نہیں ہوئی۔ تالاب، جھیل اور ندیاں سب سوکھ گئیں۔ پودے کمھلا گئے اور پیڑ مرجھانے لگے۔ ساری چڑیاں اور جانور دانے پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر جانے لگے۔

آخر میں بطخ بھی نکل کھڑی ہوئی۔ بہت دنوں تک سیکڑوں میل چلنے کے بعد بھی اُسے کہیں پانی نہیں ملا۔ وہ بہت تھک گئی تھی۔ آرام کرنے کے لیے وہ ایک پیڑ کے نیچے لیٹ گئی۔ جلد ہی وہ گہری نیند میں چلی گئی اور خواب دیکھنے لگی۔
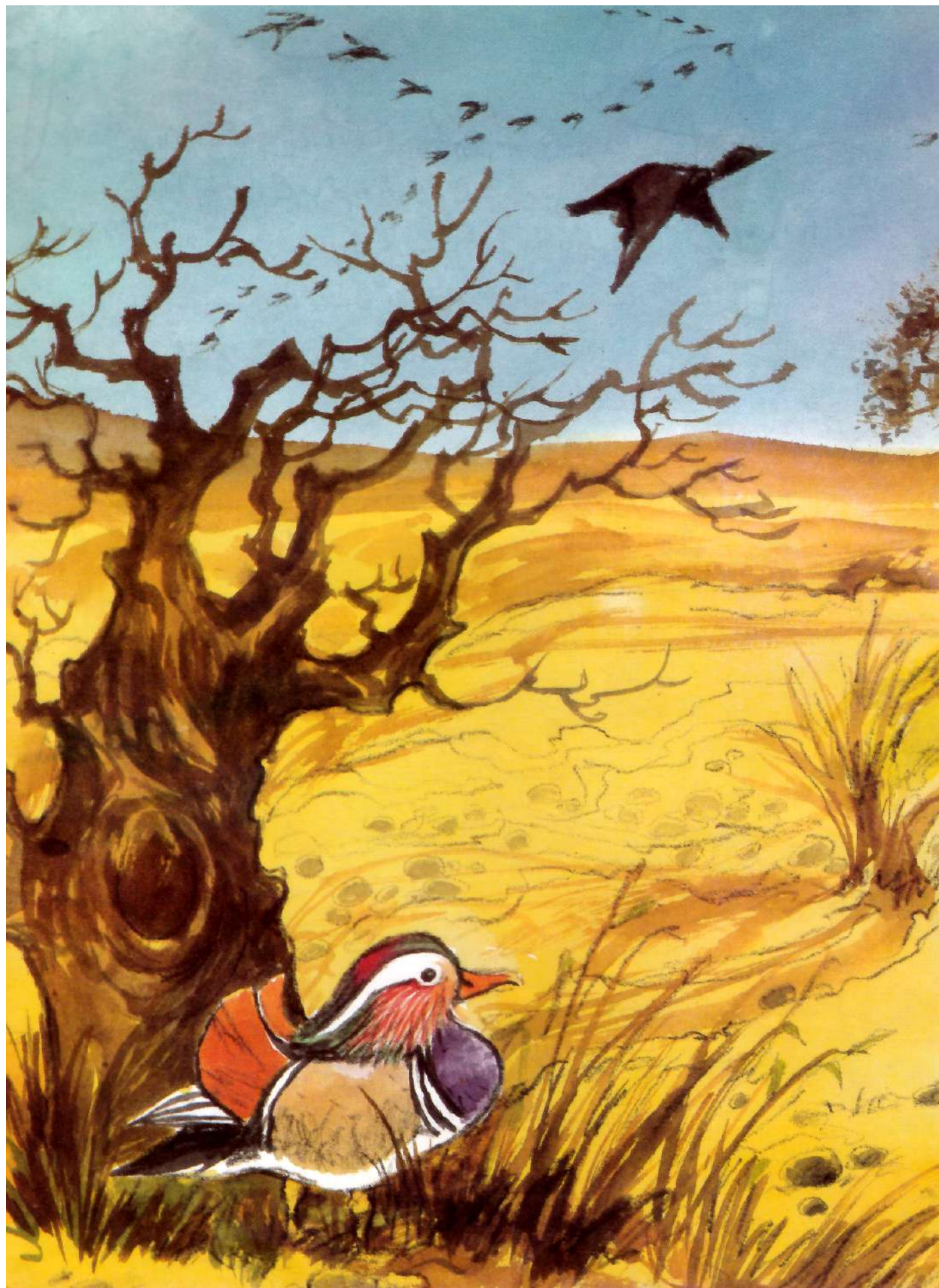
اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاف اور نیلی جھیل کے پانی میں دوسری چڑیوں اور جانوروں کے ساتھ وہ بھی تیر رہی ہے۔ اسے دنیا کی سب سے زیادہ سُریلی آواز سنائی پڑی۔ " وہ تھی جھرنے کی کل کل۔" یکایک اس کی آنکھ کھل گئی۔ اسے اب بھی پانی گرنے کی آواز سنائی پڑ رہی تھی۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" اسے تعجب ہوا۔ "میلوں تک تو یہاں کچھ ہے ہی نہیں۔"

بطخ اِدھر اُدھر دوڑتی پھری۔ اس کا گلا سوکھنے لگا۔ وہ اپنی آواز "کانک کانک"— بھی نہیں نکال پا رہی تھی۔ تبھی اسے ایک اونچی دیوار نظر آئی۔ وہ اُڑ کر اس کے اوپر پہنچ گئی۔ وہاں سے اسے ایک جھیل دکھائی دی جو چڑیوں اور جانوروں سے بھری تھی۔ سب ایک ساتھ مگن ہو کر تیر رہے تھے۔ اس میں بطخیں، راج ہنس، ہنس .... سارس اور دریائی گھوڑے بھی تھے۔

خوشی سے کانک کانک کرتے ہوئے اس نے ٹھنڈے پانی میں چھلانگ لگادی۔ جی بھر کے پانی پیا، خوب تیری، قلابازیاں کھائیں، اپنے پیروں سے پانی کی چھینٹیں اڑائیں اور خوب آواز نکالی۔ کانک کانک۔

چڑیوں اور جانوروں نے بڑھ کر اس کو خوش آمدید کہا۔

اس کی پریشانی کی کہانی سُن کر وہ سب بہت رنجیدہ ہوئے۔

"تم ہمارے ساتھ رہو بطخ۔" دریائی گھوڑا بولا۔ یہاں پورے سال پانی رہتا ہے اور کھانے کو بھی بہت ہے۔ ہم سب کو ایک نیا دوست ملنے کی خوشی ہوگی۔

اسی وقت وہاں کا رکھوالا آگیا۔ وہ ایک موٹا، ہٹّا کٹّا آدمی تھا وہ چار بڑی بالٹیاں لے کر آیا تھا۔ جب بطخ پر اس کی نظر پڑی تو وہ دیکھتا ہی رہ گیا۔
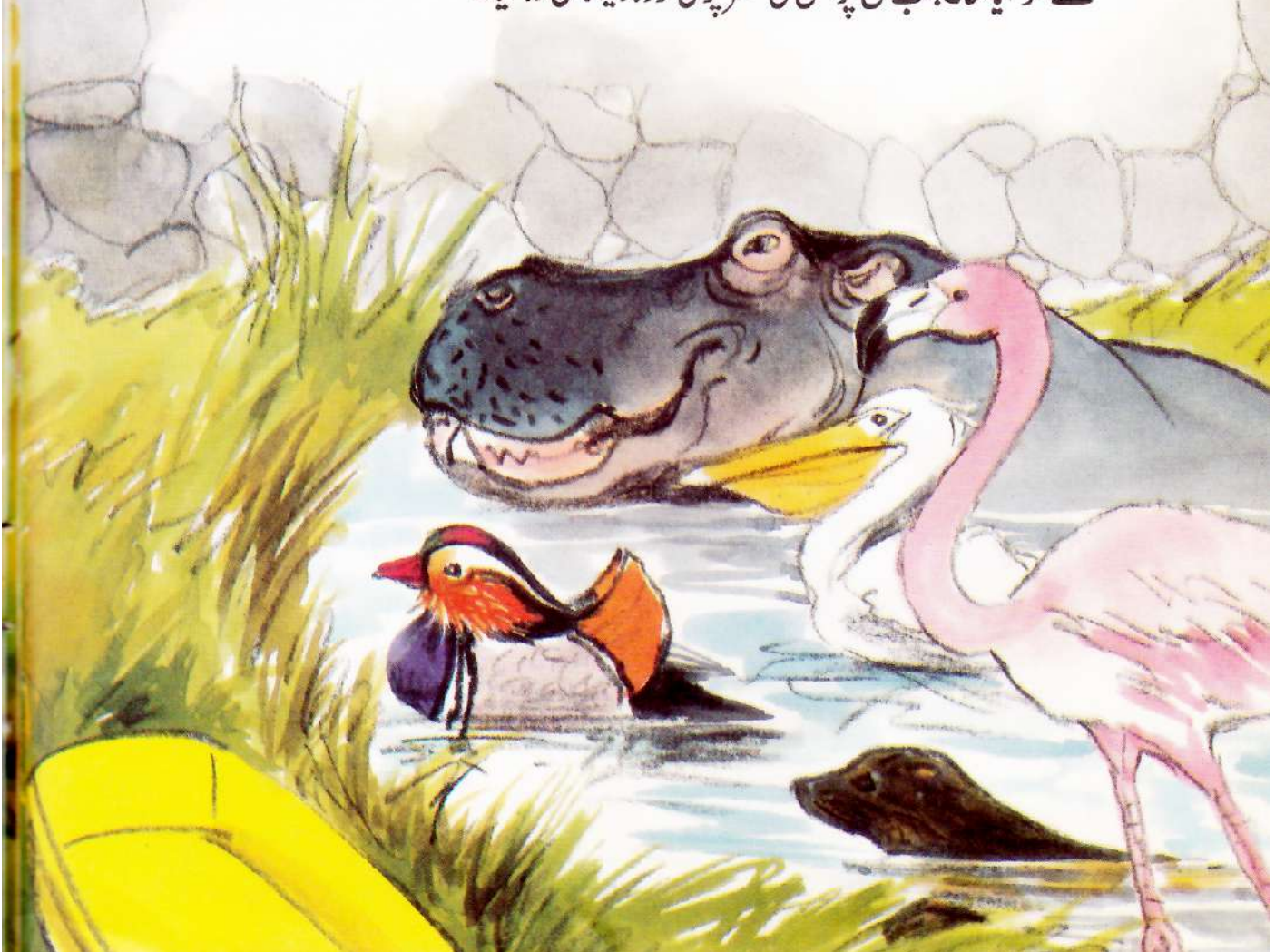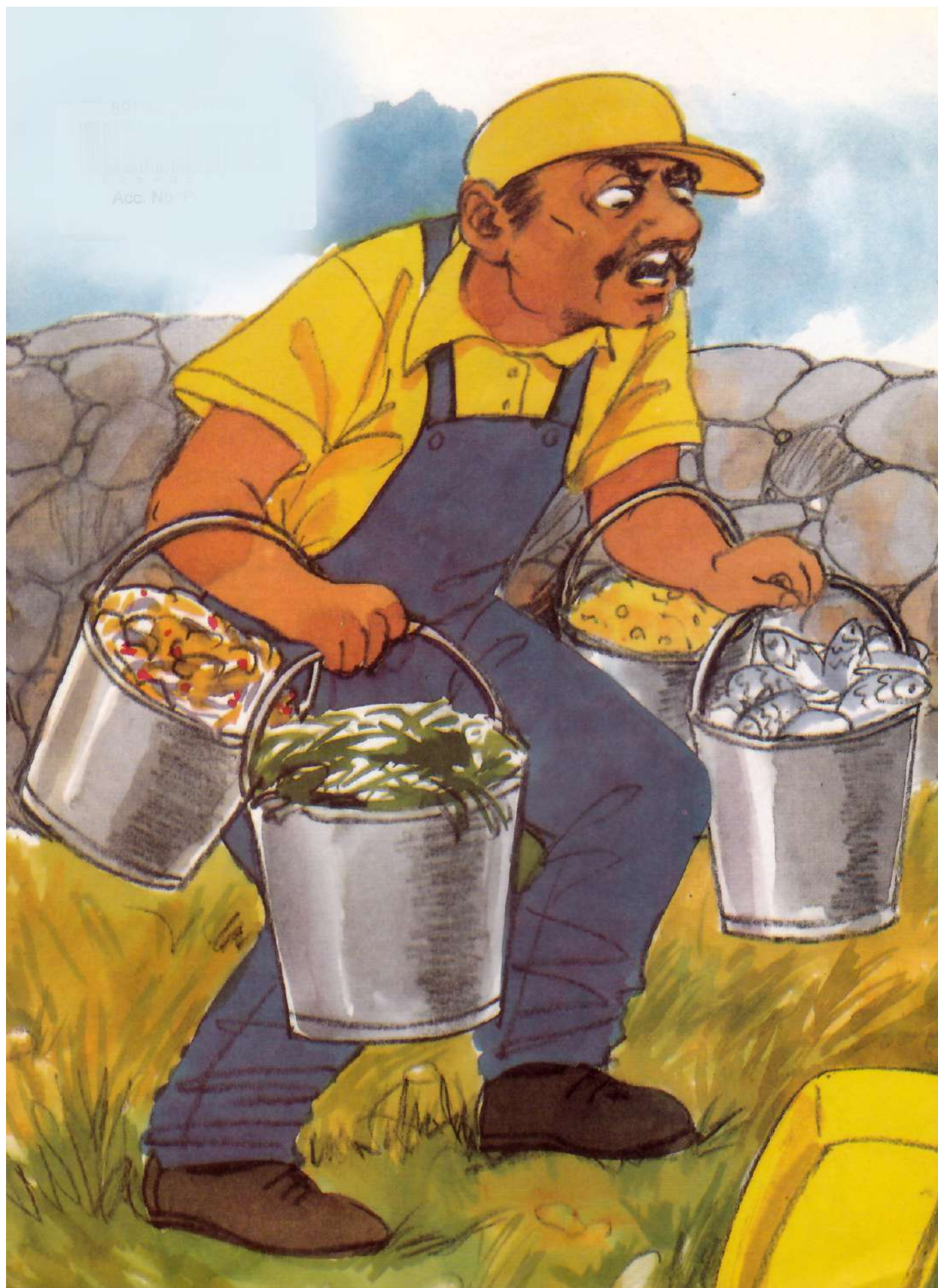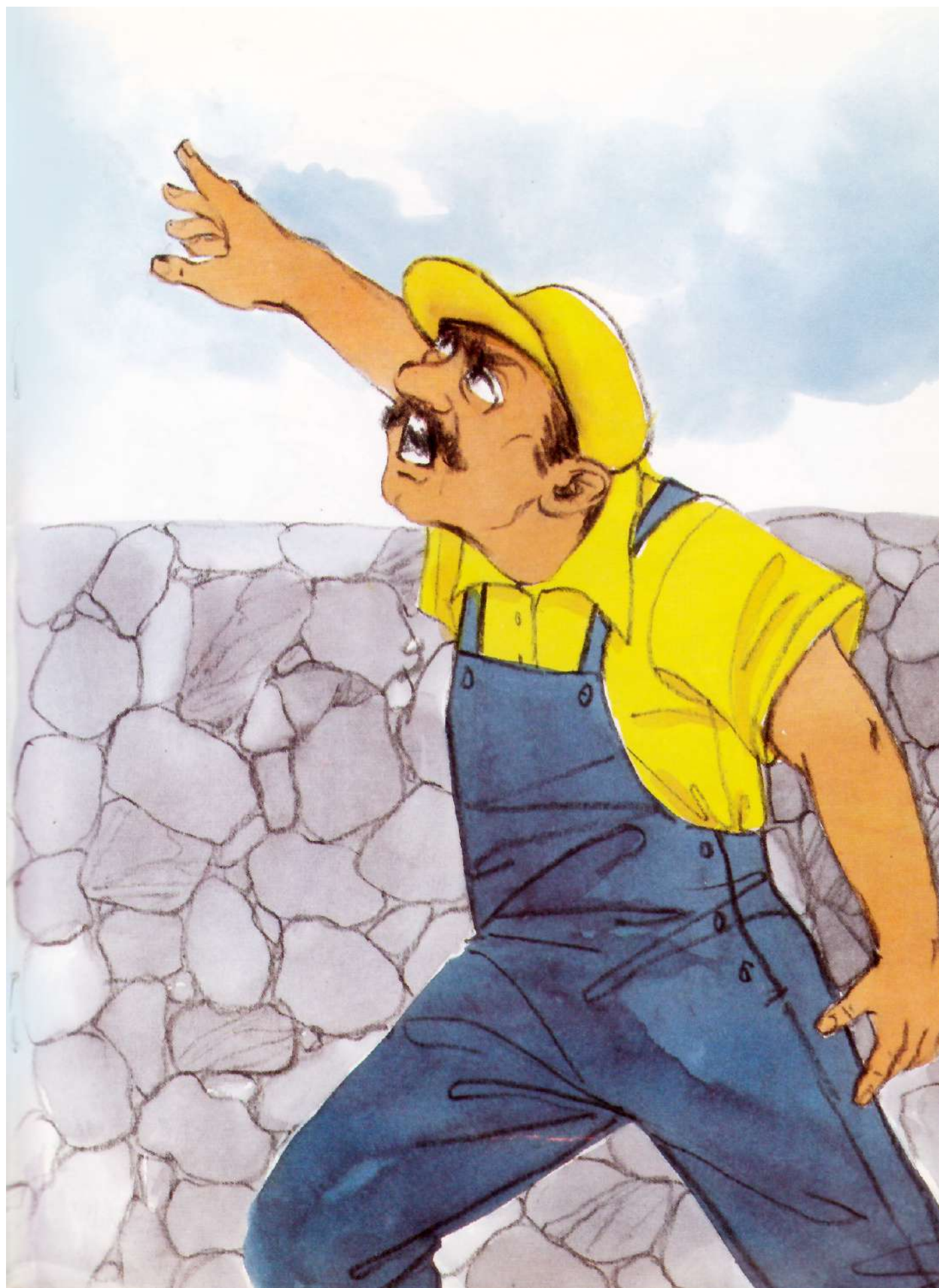
اس سے پہلے چڑیا گھر میں ایسا کوئی پرندہ کبھی نظر نہیں آیا تھا۔ اس کا سر لال، سینہ بیگنی، پیٹھ ہری، گلدستے کی طرح سجے ہوئے پیچھے کی طرف مڑے ہوئے نارنگی پَر، دُم کالی اور پیٹ سفید کالی دھاریوں والا تھا۔ حیرت سے اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ پھر اس نے گردن سے بطخ کو دبوچ لیا۔

"تم یہاں کی نہیں ہو۔" اس نے کہا۔ تم نکلو یہاں سے اور بطخ کو دیوار سے باہر کی طرف پھینک دیا۔

بطخ بہت ناراض ہوئی۔ وہ اُڑکر دیوار کے اوپر پہنچ گئی اور اس وقت تک گھور گھور کر اسے دیکھتی رہی جب تک وہ چلا نہیں گیا۔ وہ بھنبھناتے ہوئے لوٹ آئی۔ سبھی پرندے اور جانور اسے دلاسا دینے لگے۔

" چھوڑو اسے۔ اس کی کوئی الگ بات ہوگی۔ اب آؤ سب ایک ساتھ کھانا کھائیں۔"

بطخ کھاتی گئی، کھاتی گئی۔ اس نے اتنا کھایا، اتنا کھایا جتنا پچھلے تین سالوں میں اس نے کبھی نہیں کھایا ہوگا۔ پیٹ بھر کھانے کے بعد وہ جھپکی لینے لگی۔

جلد ہی اس کو کھڑ کھڑاہٹ سنائی پڑی۔ اب کی بار صفائی والا تھا۔ وہ بالٹی اور جھاڑو لیے کھڑا تھا، نالیاں اور جھیل کے کناروں کو صاف کرنے آیا تھا۔ اس کی نظر بطخ پر پڑی تو وہ بھی بہت دیر تک اس کو گھور گھور کر دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بطخ کو جھپٹ کر پکڑ لیا اور کوڑے کے ڈبے میں بھر کر دیوار کی دوسری طرف پھینک دیا۔

جب وہ اپنا کام ختم کر کے گیا۔ تو بطخ پھر لوٹ آئی۔

"بُرا نہ مانو" اُود بلاؤ نے کہا۔ "اب جب بھی ان کی آواز سنائی دے تم چھُپ جایا کرو۔ پھر وہ تمھیں کبھی نہیں دیکھ پائیں گے۔"

بطخ نے اپنے دوستوں کا بہت شکریہ ادا کیا اور اپنی چونچ پروں میں چھُپا کر سو گئی۔
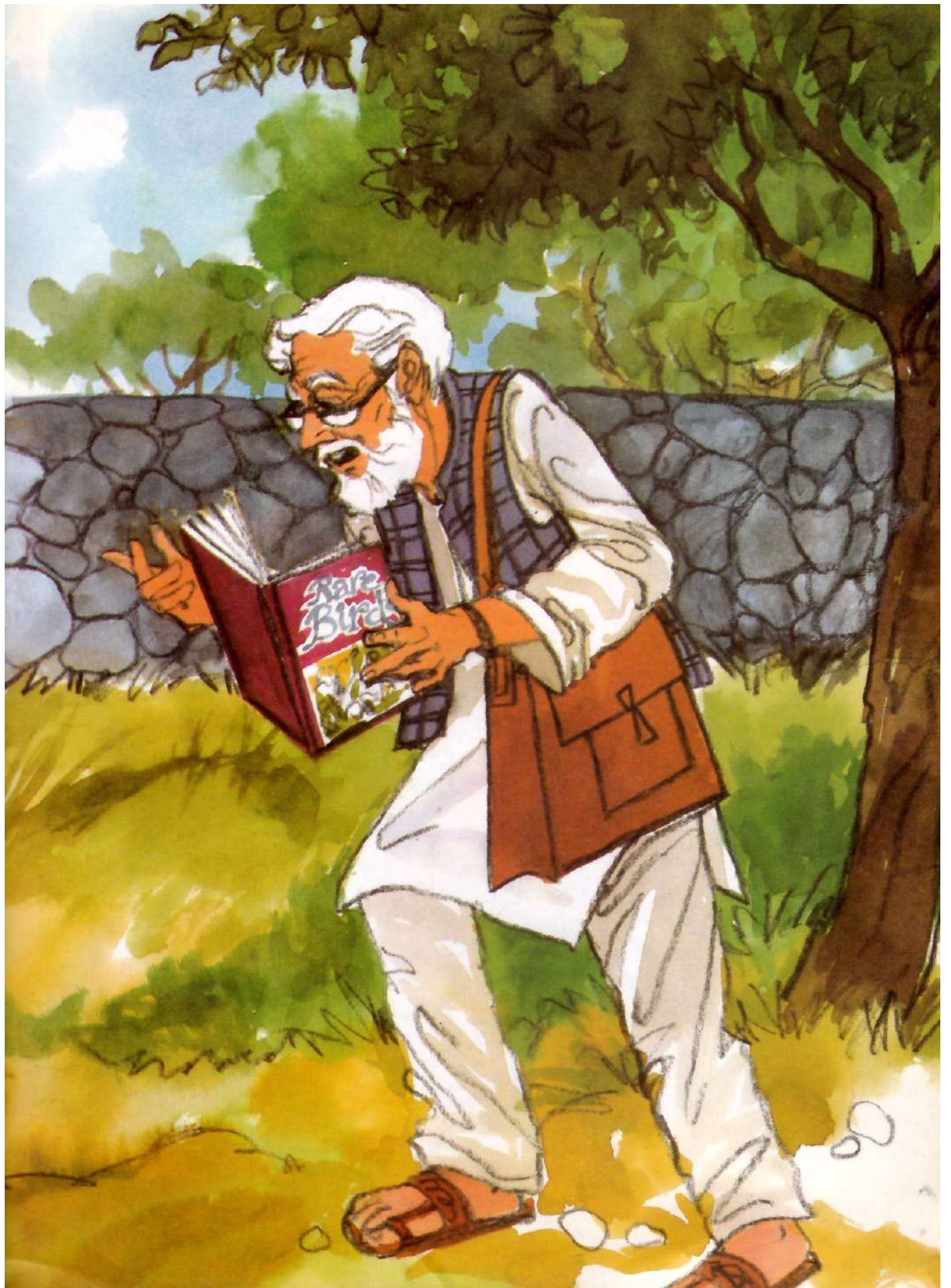
کچھ دیر کے بعد ہلکی سی آواز سُن کر بطخ جاگ گئی۔ آنکھ کھلتے ہی صرف دو انچ کی دوری پر اس نے ایک آدمی کا چہرہ دیکھا۔ وہ اسے ویسے ہی گھور رہا تھا۔ جیسے پہلے والے نے گھورا تھا۔ بطخ کو اب سچ مچ بہت غصّہ آیا۔

"کیں کیں...... کانک! کیں کیں...... کانک" وہ ڈانٹ کر بولی۔

آدمی سمجھ دار تھا وہ کوئی نیچرلسٹ (پرندوں اور جانوروں کا ماہر) تھا جو چڑیوں اور جانوروں کے متعلق بہت کچھ جانتا تھا۔

"یہ نہیں ہو سکتا" اس نے اپنے تھیلے سے کتاب نکالی اور اس کے صفحے پلٹنے لگا۔ ایک صفحہ پر کوئی تصویر بنی تھی۔ اس آدمی نے پہلے تصویر کو دیکھا اور پھر بطخ کو۔

"یہی ہے" وہ اونچی آواز میں چلایا۔ "یہ مندرن (چین میں پائی جانے والی چھوٹی سی بطخ) بطخ ہے۔ چین سے خود ہی چلی آئی ہے۔ اس نے چلا کر رکھوالوں کو بلایا۔ وہ دوڑ آئے۔
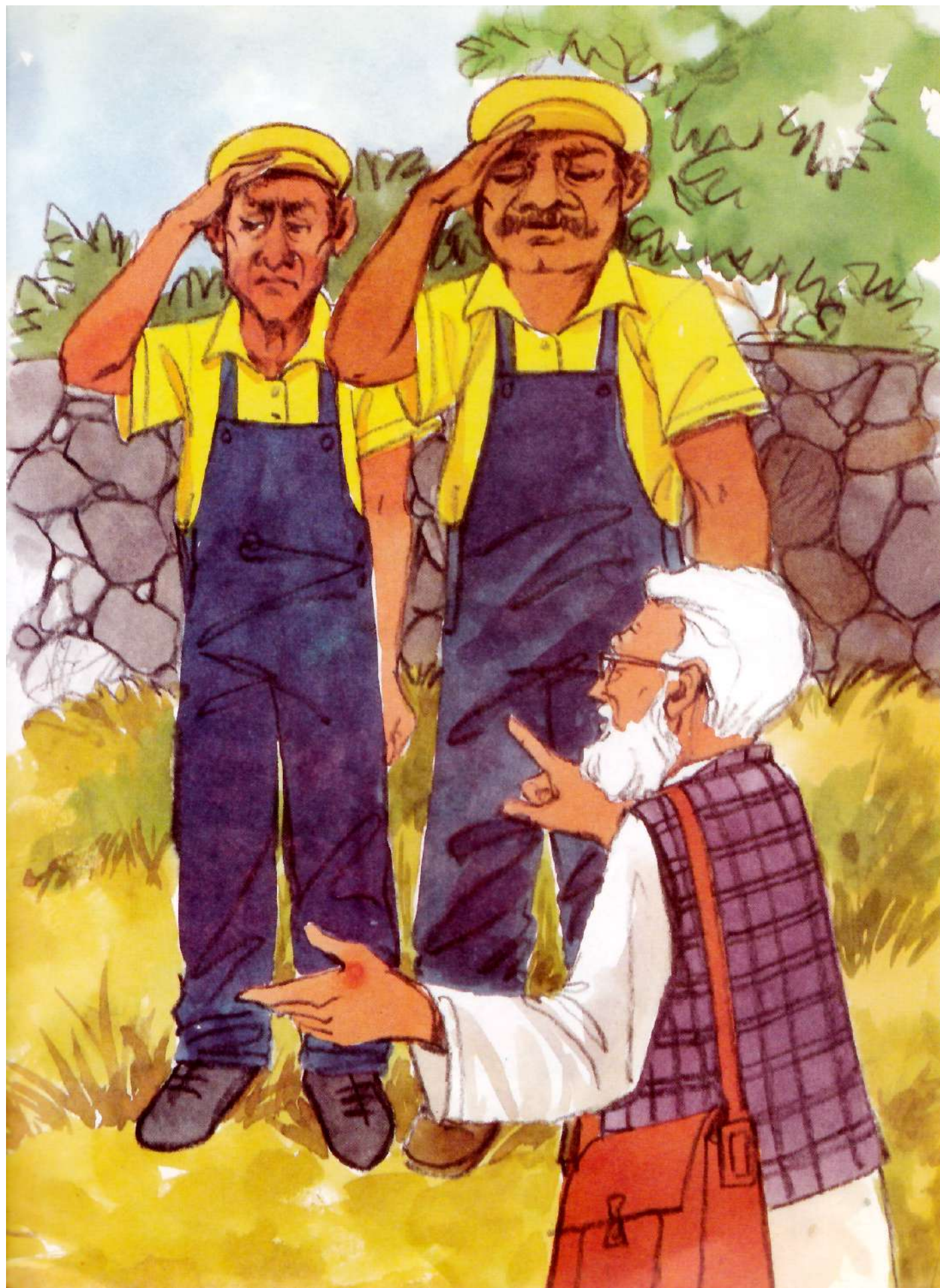
"تم نے اس بطخ کو دیکھا؟" اس نے کیپرس (چڑیا گھر کے رکھوالوں) سے پوچھا۔
"ہاں صاحب۔" انھوں نے جواب دیا "پتا نہیں یہ بار بار کیسے لوٹ آتی ہے۔
"اب میری بات سنو۔" نیچرلِسٹ نے کہا۔
"یہ چین کی بہت نایاب اور قابل قدر بطخ ہے۔ تم لوگ اس کا پورا دھیان رکھو۔
اس کو نوڈلس یا جو کچھ یہ پسند کرے، اسے کھلاؤ اور خیال رکھو کہ اب یہ یہاں سے
اِدھر اُدھر نہ ہو جائے۔
"ہاں صاحب۔" دونوں نے مندرن بطخ کو تعجب سے منہ کھولے گھورتے ہوئے
کہا۔
"کیں...... کیں...... کانک" بطخ نے انھیں ڈانٹا تو ان دونوں نے ادب سے اسے
سلام کیا۔

اس طرح مندرن بطخ، نوڈَلس اور مچھلیاں کھا کر خوب موٹی ہو گئی۔ چڑیا گھر میں آنے والے بچّوں سے اسے ہمیشہ خوب پیار ملتا تھا۔ اس طرح اس نے اپنی باقی زندگی ہنسی خوشی گذار دی۔